مسلمانانِ عالم کی ادبی تاریخ کا عظیم سلسلہ

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

مصر کے عظیم و جلیل سکالر ڈاکٹر عبدالرحمٰن رافت پاشا مرحوم کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کی معاصر ادبی تاریخ میں سب سے پہلے اس حقیقت کی نشاندہی فرمائی کہ ادب- شعر و نثر- کو حق کی ترجمانی اور اشاعت و تبلیغ اسلام کے لیے سب سے پہلے پیغمبر اسلام ﷺ نے ایک مؤثر ذریعہ کے طور پر استعمال کیا، چنانچہ ڈاکٹر رافت پاشا نے جامعۃ الامام ریاض کے مہمان استاذ کی حیثیت سے شعر الدعوۃ الإسلامیہ (اشاعت اسلام کی شاعری) کے عنوان سے تحقیقی مقالات لکھوانے کا سلسلہ شروع کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایم فل اور ڈاکٹریٹ کی سطح کے تحقیقی مقالات کا ایک ذخیرہ جمع ہو گیا، عمید الأدب الإسلامی مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ ڈاکٹر عبدالرحمٰن رافت پاشا کے گہرے دوست تھے جب انہوں نے یہ تحقیقی سلسلہ دیکھا تو یہیں سے انہیں مسلم دنیا کے ادباء، شعراء اور علماء کی ایک عالمی تنظیم کا خیال آیا چنانچہ غار حراء کے سایہ میں ''عالمی رابطہ ادب اسلامی'' وجود میں آیا جو چند ہی سالوں میں دنیا کی ایک فعال ادبی تنظیم بن گئی۔

جامعۃ الامام ریاض کے اہل علم و دانش اور کارپردازوں نے ڈاکٹر رافت پاشا کے سلسلے کو نہ صرف تقویت دی اور آگے بڑھایا بلکہ بے حد مفید اور کارآمد تحقیقی کتابوں کا ایک نیا سلسلہ بھی شروع شروع کیا، دنیا بھر میں قرآن کریم، اسلام اور عربی زبان کے مشترکہ اثرات سے مسلمانانِ عالم کی زبانوں کو عربی رسم الخط اور ذخیرہ الفاظ اور اصطلاحات میسر آیا بلکہ ایسا ادب بھی تخلیق ہوا جو مسلم معاشرہ کا نہ صرف ترجمان بلکہ نشان بھی بن گیا، ایک نئی زبان اور نیا ادب وجود میں آیا، حیرت کی بات یہ ہے کہ دنیا کے مسلمانوں کی ان زبانوں کا جو ادب وجود میں آیا وہ بلا امتیاز واستثناء ''اسلامی ادب'' تھا! اور یہ ایک قدرتی بات تھی کیونکہ ان زبانوں کے اولین خادم، سرپرست اور لکھاری وہ مسلم علماء اور صوفیاء تھے

جو قرآن کریم، اسلامی تعلیمات اور تبلیغ دین کے اولین علمبردار تھے، یہ لوگ ان پڑھ عوام کو پڑھنا لکھنا سکھاتے تھے بلکہ انہیں دعوت دین بھی دیتے تھے اور تبلیغ اسلام کا فریضہ بھی انجام دیتے تھے۔

قرآن کریم کے معجزات میں سے ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ اس کی زبان عربی نے بیشمار اسلامی زبانوں کو جنم ہی نہیں دیا زندگی، لباس اور رونق زندگی بھی بخشی ہے، اللہ تعالی کے دین حق کی حلقہ بگوش ہونے والی ہر مسلمان قوم کو ایک نئی، الگ اور مستقل زبان عطا کی ہے، ان میں سے ہر زبان کا ابتدائی ادب بھی براہ راست قرآن کریم، حدیث نبوی اور اسلامی علوم کے زیر اثر وجود میں آیا ہے اس لئے ہر زبان کا اولین اور ابتدائی ادب ''اسلامی ادب'' ہے، خود عربی زبان کا ابتدائی اور اولین ادب بھی صحیح معنی میں اسلامی ادب ہے جو قرآن کریم حدیث نبوی اور خطبات عربی کی شکل میں موجود ہے، ہمارے لئے تو اس کی واضح اور روشن مثال زبان اردو اور اس کا اولین ادب ہے جو صوفیائے کرام اور علمائے عظام کے مواعظ ملفوظات اور دینی نگارشات کی شکل میں اردو کے شاندار ادب کا سرعنوان ہے، رسم خط بھی قرآن کریم کی زبان عربی کے طفیل میسر آیا جو اردو کا لباس زندگی ہے، ذخیرہ الفاظ واصطلاحات نے اردو کو رونق ورعنائی زندگی بھی عطا کی ہے، تمام اسلامی زبانوں کا یہی عالم ہے، ریاض کی جامعۃ الامام یا الامام یونیورسٹی، ریاض نے ان تمام اسلامی زبانوں کے آداب پر تحقیقی کام کروایا ہے اور پھر زرکثیر خرچ کر کے یہ کتابیں شائع بھی کروائی ہیں، جیسے مثلاً ڈاکٹر سمیر عبد الحمید کی علمی کاوش اردو زبان کا اسلامی ادب (الادب الاردی الاسلامی) ہے، یہ ضخیم کتاب پونے آٹھ سو صفحات پر مشتمل ہے اور اردو زبان کے اسلامی ادب کا احاطہ کرتی ہے اس کے علاوہ ڈاکٹر سمیر عبد الحمید ہی کی دوسری کتاب ''اردو سیاحت ناموں میں جزیرۂ عرب'' (الجزیرۃ العربیۃ فی ادب الرحلات الاردی) بھی اس سلسلے کی ایک اور کڑی ہے، افغانستان کے فارسی وپشتو میں اسلامی ادب (الادب الافغانی) جو ڈاکٹر محمد امام صافی کی تصنیف ہے، ڈاکٹر محمد ابراہیم ابو عجل کی سواحلی زبان کا اسلامی ادب (الادب السواحلی الاسلامی) اور ڈاکٹر مصطفیٰ حجازی السید کی کتاب ہوسا زبان کا اسلامی ادب (ادب الہوسا الإسلامی) جامعۃ الامام کی علمی کاوشیں ہیں جو ہمیں مکتب البلاد العربیۃ ریاض کی طرف سے موصول ہوئی ہیں اور ان سب پر قافلہ ادب اسلامی میں الگ الگ مفصل تبصرہ ہوگا۔